بالکل اسی جگہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ پڑے ہوئے تڑپ رہے تھے۔ اس میں تو بالکل شک نہیں کہ مسلمان تو آنحضورؐ کی ہر بات کو سچ سمجھتے تھے اور اس پر یقین کامل رکھتے انھیں آپ کی بات پر کسی قسم کی دلیل کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر کفار اور مشرکین بھی آپ کی ہر بات پر اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ جنگ بدر کے قبل ایک صحابی جو مکہ میں عمرہ ادا کرنے کیلئے گئے ہوئے تھے انھوں نے کفار قریش کے سردار بنی امیہ سے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو قتل ہوگا اس پیشین گوئی کا اس پر یہ اثر ہوا کہ وہ لرز گیا جسوقت وہ بدر میں جنگ کرنے کیلئے نکل رہا تھا تو اسوقت اس کی بیوی نے اس کی عبا کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ کیا تمہیں اس مدینے والے کی پیشین گوئی یاد نہیں۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا ان لوگوں پر کتنا اثر اور اعتراف ہوتا ہے اسی طرح آپ کے تمام معجزات اور پیشین گوئیاں آپکی صداقت پر دال ہیں جو مضمون کے طویل ہوجانے کے سبب یہاں بیان نہیں کرسکتا۔ یہود جسوقت عربوں سے لڑا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ ایک رسول معبوث ہوگا تو اس وقت ہم کو تم پر کامل فتح حاصل ہوگی۔ اگرچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دنیا میں خلعت نبوت سے مشرف نہیں ہوئے تھے مگر آپ کی سچائی کا ڈنکا آپ کی بعثت سے پہلے ہی بجنے لگا تھا اور دشمن بھی آپ کی صداقت کے قائل تھے۔ صداقت محمدی یہ ایک ایسا بین معجزہ ہے کہ کوئی شخص اس کے جھٹلانے کی جرأت نہیں کرسکتا ؎

مشہور ہے جہاں میں صداقت رسول کی ✣ جو کہدیا زبان سے کرکے دکھا دیا

اسلام کے متعلق غیر مسلموں کی رائیں

(از مولوی عبدالعزیز صاحب لکھوہری متعلم مدرسہ رحمانیہ دھلی)

برادران ملت اگر کوئی شخص اپنے مذہب۔ پیغمبر یا آسمانی کتاب کی تعریف و توصیف کرے تو اس کی طرفداری خود مطلبی اور خوش اعتقادی پر محمول کیا جاتا ہے اور دوسرا شخص یہ کہکر کہ ع کس نگوید کہ دروغ من ترش است۔ اسکے معقول اور واضح دلائل و براہین کو کمزور اور بے اثر کرنیکی کوشش کرتا ہے اور طرفین کی طرف سے جو ثبوت اپنی صداقت میں پیش کئے جاتے ہیں وہ تعصب اور ہٹ دھرمی کی نذر ہوجاتے ہیں اور کوئی قابل قبول فیصلہ نہیں ہونے پاتا۔ اسی لئے عموماً مباحثے اور مناظرے ناکامیاب ہوتے ہیں بہت سی اخلاقی کمزوریاں ایسی ہیں جو انسان کو سچی اور سیدھی راہ اختیار کرنے سے روکتی ہیں۔ جنمیں مذہبی تعصب۔ ذات۔ برادری کا تعلق وغیرہ ہے۔ کسی متلاشی حق کو اگر مذہبی تعصب سے نجات ملی بھی تو ذات برادری کی بندش سے چھوٹنا مشکل ہوتا ہے اور بعض اسلام کی طرف رجوع ہونے والے ان دونوں رکاوٹوں سے آزاد بھی ہوگئے تو پھر ان کے سامنے موجودہ مسلمانوں کی اخلاقی کمزوری اور مذہبی بے اعتدالی کی نفرت انگیز تصویر ہوتی ہے۔ جسکو دیکھکر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمانوں کی یہ حالت زار اسلامی تعلیم کی وجہ سے ہے یا اسکے کچھ اور اسباب ہیں۔ قرآن و حدیث اور تاریخ کے صفحات الٹ کر دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگلے مسلمانوں کو اشاعت و تبلیغ اسلام میں اپنے نیک اخلاق و اعمال اسلامی کے ذریعہ سے ہی کامیابی ہوئی تھی۔ آج ہم میں

اشاعت وتبلیغی میدان کے سورما مل سکتے ہیں مگر اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ سے مزین ہستیاں جو اسوۂ رسولؐ کی کسوٹی پر کھری ثابت ہوں۔ اللہ ہی کو علم ہے کتنی نکل سکتی ہیں۔ انہی کے فقدان سے باوجود تبلیغ واشاعت کے ہنوز روز اول کا سماں نظر آتا ہے۔

ہندوستان میں سینکڑوں بڑے بڑے پنڈت۔ پرچارک اور ہندو علماء مسلمان ہوگئے اور اسی طرح سینکڑوں یورپ کے علماء و فضلاء نے اسلام کی حلقہ بگوشی اختیار کی۔ ذیل میں اسلام کے حق ہونے کے بارے میں بڑی بڑی ہستیوں کی رائیں پیش کی جاتی ہیں اور یہ محض ان کی سرسری رائیں نہیں ہیں کہ ان میں شک وشبہ کیا جاسکے بلکہ یہ ان راست گو حق شناس غیر مسلموں کی رائیں ہیں جو ہنوز اپنے مذہب پر قائم ہیں۔ الفضل ماشھدت بہ الاعداء کمال وہ ہے جسکا دشمن بھی معترف ہو)۔

مذہب اسلام سے محبت (از شیر پنجاب آنجہانی لالہ لاجپت رائے) آنجہانی لالہ لاجپت رائے اپنی دلی کیفیت سے بیان کرتے ہیں کہ میں مذہب اسلام سے محبت رکھتا ہوں اور اسکی تعلیم کے بعض حصوں کو قدر اور عظمت کی نظر سے دیکھتا ہوں اور اسلامی پیغمبرؐ کو دنیا کے بڑے بڑے مہاشوں میں سمجھتا ہوں آپ کی سوشل اور پولیٹکل تعلیم کا مداح ہوں اور اسلام کا بہترین رنگ وہ ہے جو حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا۔ شیر بنگال آنجہانی بابو بپن چندر پال نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے ہندوستان میں انقلاب عظیم پیدا کیا۔ عربوں کی اجتماعی جمہوریت میں اسلام نے وہ روح آزادی پیدا کردی جس سے اس عہد کا کوئی مذہب آشنا نہ تھا اور اسوقت کی دنیا جس سے قطعی بیگانہ تھی۔ اسلام نے اخوت اور برادرانہ روابط پر جس قدر زور دیا ہے اور جس شدت سے وہ اس پر عمل پیرا ہوا ہے اسکی مثال دنیا کا اور کوئی مذہب پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسمیں مساوات کی تعلیم ہے جس کے سبب سے غلام اور آقا سب برابر ہیں۔ یہ مسلمانوں کی انتہائی ہمدردی اور خداترسی کا جذبہ ہی تھا کہ جس نے ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک کی مذہبی زندگی اور خیالات میں ایک انقلاب عظیم بپا کردیا اور فاتح کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوکر ہزارہا نفوس کی معاشرت و قلوب کو متاثر کیا۔ اسلام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اسلام نے ٹیکس محدود کردیا قانوناً سب انسانوں کو ایک دوسرے کے مساوی بنادیا۔ حکومت خود اختیاری کے اصول کی ترویج کی بادشاہوں کے اختیارات پر پابندیاں عائد کیں۔

مہاتما گاندھی کی پیشگوئی۔ مہاتما گاندھی نے اپنے دلی جذبات کو ظاہر کیا ہے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا ہے۔ اسلام آنحضرتؐ کے اخلاق اور عادات وانتہائی سادگی وانتہائی بے نفسی عہد ومواثیق کا بے حد احترام وغیرہ کی بنا پر پھیلا ہے ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں انھیں بھی اسلام کے ساتھ ویسی ہی محبت ہوجائے گی جیسی مجھکو پیدا ہوگئی ہے۔

مہاتما ہنس راج جی اپنے دلی کیفیت کو ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں اسلام نے جو پرچار کیا ہے اسمیں ایک خصوصیت پائی جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ صاحب نے پرچار کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں ایک اٹل وشواش ڈالا۔ سب اہل اسلام کے اندر یہ خصوصیت ہوگئی ہے کہ ان کا وشواش زبردست اور نہ ڈگمگانے والا ہے۔

وحدانیت کے متعلق مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز لکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت وحدانیت ہے اسلام کے علاوہ اور کوئی ایسا مذہب نہیں ہے کہ جسمیں خدا کے ساتھ کسی اور کو بھی نہ شریک کیا جارہا ہو۔

شری راج ویدپنڈت گدادھر پرشاد صاحب رئیس اعظم الہ آباد لکھتے ہیں کہ میں ایک راسخ العقیدہ ہندو ہوں۔ میں بہت غور و مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اسلام دنیا کا بہترین مذہب ہے اور ببانگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ میری رائے میں جس مذہب کو اخوت۔ باہمی اخلاق و تہذیب اور اتحاد و مساوات کا زیور عطا کیا گیا ہے وہ تمام مذاہب کا سردار مذہب اسلام ہی ہے۔ اسلام کی فیاضی اور کشادہ پیشانی اسکا امتیازی نشان ہے۔

اڈیٹر صاحب اخبار چندر لکھتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے فی الحقیقت اس زمانہ کے تاریک عرب میں ہدایت کا ایک لیمپ روشن کرکے رکھدیا بلاشبہ حضرت محمدؐ نے وحدت کی تعلیم دی۔ ہم مانتے ہیں کہ آپ نے اخوت کی ایک حیرت انگیز لہر چلادی۔ اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اپنے خیالات کی اشاعت کیلئے سخت تکالیف اور مصائب اٹھائے۔

ملک الشعرار رابندر ناتھ ٹیگور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام اپنی ناقابل انکار صداقت اور روحانیت کے ذریعہ سب کو اپنے میں جذب کرلیگا۔ وہ زمانہ عنقریب آنیوالا ہے جبکہ اسلام ہندو مذہب پر غالب آجائیگا اور ہندوستان میں ایک ہی مذہب ہوگا۔

مسٹر ایبن کلیسا ناسدارام اپنے دلی جذبات سے لکھتے ہیں کہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ آج اگر دنیا کے اندر کوئی مذہب ہے تو وہ مذہب اسلام ہے۔ اسلام بذات خود دوسرے مذاہب کی اصلیت کا تعارف کراتا ہے اور ان سب پیغمبروں کو جو اسلام سے پہلے آئے قابل عزت و قبول تسلیم کرتا ہے خواہ انکے نام قرآن مجید میں ہوں یا نہ ہوں۔ علاوہ ازیں اسلام بانی تہذیب و تمدن ہے اسلام مساوات کا سبق سکھاتا ہے۔ یہ شرف کسی اور مذہب کو حاصل نہیں۔ اسلئے ہم بار بار کہیں گے کہ اگر آج دنیا کے اندر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام ہے۔

مشہور پارسی لیڈر مسٹر سی اے سورما۔ جو کہ ایک بہت بڑے لیڈر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے بہت غور سے ہر مذہب کی تعلیمات کو دیکھا ہے۔ لیکن جو تعلیمات مذہب اسلام کے اندر میں نے پائی ہیں وہ تعلیمات اور کسی مذہب میں میں نے نہیں پائیں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ مذہب اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دیا ہے وہ اور کسی مذہب میں نہیں ہے اور جو احسانات اسلام نے عورتوں اور بچوں پر کئے ہیں۔ یہ شرف اور کسی مذہب کو حاصل نہیں۔ اس بنا پر ہم اسلام کو افضل المذاہب کہہ سکتے ہیں۔

مصر کے پادری لیفارا صاحب لکھتے ہیں کہ میں اسلام کا ایک ہمدرد ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اسلام کی سربلندی میں قوم کی رفعت و عظمت ہے اور اسکی پستی میں قوم کی ذلت و رسوائی ہے۔ کبھی بلکہ جب کبھی مجھے کسی مسلمان شخص یا مسلمان جماعت کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہوا اور بالقصد یا بلاقصد آدم سے لیکر محمد (صلعم) تک کے تمام انبیار میں سے کسی کا ذکر آگیا تو میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی استہزائی یا معترضانہ جملہ کسی کے منہ سے نکلا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اپنے تبعین کو تمام انبیار کے احترام کی تعلیم دیتا ہے اور یہ کہ مسلمان بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ دینی تعلیمات اور رسولؐ کے حکموں کے پرستار ہیں۔ اس عمل میں بوڑھے جوان اور جاہل و عالم سب برابر ہیں۔

ختم